1

جنازہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (مہاجرین وانصار) خصوصاً سیدنا ابو بکرؓ وسیدنا عمرؓ نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا جنازہ ادا کیا۔

صرف طبقات ابن سعد میں اس پر ۱۴ مختلف روایتیں موجود ہیں۔

دیا گیا' عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس طلے
اسی میں کفن دیا جائے' وہ اسے رکھے رہے پھر انہوں
اختیار کرتا' مجھے اس کی حاجت نہیں' لوگوں کو ان کی پ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ

ایوب سے مروی ہے کہ ابوقلابہ نے کہا
کرنے سے تعجب نہیں ہے۔

جسد رسالت پر حنوط (خوشبو) کا استعمال:

حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ
جاتی ہے)۔

ہارون بن سعد سے مروی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ
کہا یہ شک رسول اللہ ﷺ کے حنوط سے بچی ہوئی

جابر سے مروی ہے کہ میں نے ابوجعفر
نے کہا مجھے نہیں معلوم۔

رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ:

① حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کو لوگوں نے غسل دیا' کفن پہنایا اور حنوط لگایا پھر آپ کو ایک تابوت میں رکھ دیا گیا' اور مسلمانوں کے گروہ گروہ کر کے لائے گئے جو کھڑے ہو کر آپ پر نماز پڑھتے تھے' پھر وہ باہر چلے جاتے تھے اور دوسرے داخل ہوتے تھے' یہاں تک کہ سب لوگوں نے آپ پر نماز پڑھ لی۔

② عبدالرحمٰن بن حرملہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کو تابوت پر رکھ دیا گیا' لوگ گروہ گروہ ہو کر آپ کے پاس آتے تھے آپ پر نماز پڑھتے تھے اور باہر ہو جاتے تھے' کسی نے ان کی امامت نہیں کی۔

③ ابن شہاب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک تابوت پر رکھ دیے گئے' مسلمان گروہ گروہ کر کے داخل ہوتے تھے اور اس طرح آپ پر نماز وسلام پڑھتے تھے کہ ان کا کوئی امام نہ تھا۔

④ زہری سے مروی ہے کہ ہمیں معلوم ہوا کہ لوگ گروہ گروہ ہو کر داخل ہوتے تھے رسول اللہ ﷺ پر نماز پڑھتے تھے اور آپ کی نماز جنازہ میں ان کی امامت کسی نے نہیں کی۔

⑤ ابوسلمہ سے جو اس موقع پر حاضر تھے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو لوگوں نے کہا کہ ہم کس طرح آپ کی نماز جنازہ پڑھیں' جواب ملا کہ اس دروازے سے باہر چلے جاؤ۔

ابوحازم المدنی سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ کو اللہ نے اٹھالیا تو مہاجرین گروہ گروہ ہو کر داخل ہوئے' آپ پر نماز پڑھتے تھے اور باہر چلے جاتے تھے' پھر اسی طریقے پر انصار داخل ہوئے پھر اہل مدینہ' یہاں تک کہ جب مرد فارغ ہو گئے تو عورتیں داخل ہوئیں' ان سے کسی ایسے طریقے پر آواز وفریاد ہوئی جیسی ان سے ہوتی ہے' تو انہوں نے گھر میں ایک دھماکے کی آواز سنی' جس سے وہ منتشر ہو گئیں اور ساکت ہو گئیں' یکایک کسی کہنے والے نے کہا کہ "اللہ کے نام میں ہر مرنے والے سے تسلی ہے' ہر مصیبت کا عوض ہے' ہر فوت شدہ کا بدلہ ہے' مجبور وہ ہے جس کا نقصان ثواب نے پورا کر دیا ہو اور مصیبت زدہ وہ ہے جس کا نقصان ثواب نے پورا نہ کیا ہو۔

ابی بن عباس بن سہل بن سعد الساعدی نے اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ اپنے کفنوں میں رکھ دیے گئے' پھر آپ کو تابوت پر رکھا گیا' لوگ ایک ایک گروہ ہو کر آپ پر نماز پڑھتے تھے' ان کا امام کوئی نہ تھا' پہلے مرد داخل ہوئے انہوں نے نماز پڑھی' پھر عورتیں۔

عبدالحمید بن عمران بن ابی انس نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ میں بھی ان لوگوں میں تھی جو نبی ﷺ پر داخل ہوئے' آنحضرت ﷺ اپنے تابوت پر تھے ہم عورتیں صف بہ صف ہو کر کھڑی ہوتی تھیں' ہم دعا کرتے تھے اور آپ پر نماز پڑھتے تھے آپ شب چہارشنبہ کو مدفون ہوئے۔

موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن الحارث التیمی سے مروی ہے کہ میں نے یہ مضمون ایک کاغذ میں پایا جس میں میرے والد کا خط ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو کفن دے دیا گیا اور آپ اپنے تابوت پر رکھ دیے گئے تو ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما داخل ہوئے' دونوں نے کہا: "السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' ان دونوں کے ہمراہ اس قدر جماعت مہاجرین وانصار کی تھی جس قدر گھر میں گنجائش تھی' انہوں نے بھی اسی طرح سلام کیا جس طرح ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے سلام کیا سب نے اس طرح چند صفیں بنالیں کہ اس پر ان کا امام کوئی نہ تھا' ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے جو رسول اللہ ﷺ کے قریب ہی صف اوّل میں تھے کہا۔

اے اللہ ہم لوگ گواہی دیتے ہیں کہ جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا' آپ نے پہنچا دیا' آپ نے اپنی امت کی خیر خواہی کی' راہ خدا میں جہاد کیا یہاں تک کہ اللہ نے اپنے دین کو غالب کر دیا اور اس کے کلمات پورے ہو گئے' آپ اسی پر ایمان لائے جو یکتا ہے کہ اس کا کوئی شریک نہیں' اے ہمارے معبود ہمیں بھی ان لوگوں میں کر جو اس کلام کی پیروی کریں جو آپ کے ہمراہ نازل کیا گیا۔ اس طرح ہمیں اور آپ کو جمع کر دے کہ آپ ہمیں پہچان لیں اور ہم آپ کو پہچان لیں' بے شک آپ مومنین کے ساتھ بڑے مہربان اور رحم کرنے والے تھے' ہم ایمان کے عوض میں بدل نہیں چاہتے اور نہ ہم کبھی اس کے عوض میں قیمت چاہتے ہیں"۔

لوگ آمین کہہ رہے تھے' ایک گروہ نکلتا تھا تو دوسرا داخل ہوتا تھا' یہاں تک کہ مردوں نے آپ پر نماز پڑھ لی' پھر عورتوں نے' اور بچوں نے' جب نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ کے مقام قبر میں انہوں نے گفتگو کی۔

⑪ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سب سے پہلے جس نے نبی ﷺ پر نماز پڑھی وہ عباس بن عبدالمطلب اور بنی ہاشم تھے' وہ باہر آئے اور مہاجرین وانصار داخل ہوئے پھر گروہ گروہ ہو کر اور لوگ' جب مرد پڑھ چکے تو صفیں بنا کے بچے آپ کے

پاس داخل ہوئے بعد کو عورتیں' عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مثل حدیث ابن ابی سبرہ (جو اوپر مذکور ہے) مروی ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دوشنبہ کو آفتاب ڈھلنے سے سہ شنبہ کو آفتاب ڈھلنے تک تابوت میں رہے' لوگوں نے آپ کے تابوت پر جو آپ کی قبر کے کنارے سے قریب تھا نماز پڑھی' جب انہوں نے آپ کو قبر میں اتارنے کا ارادہ کیا تو تابوت کو آپ کے پاؤں کی جانب سرکا دیا اور اسی جگہ سے آپ داخل کر دیے گئے' آپ کی قبر میں عباس بن عبدالمطلب فضل بن عباس' قثم بن ابی طالب اور شقران رضی اللہ عنہم داخل ہوئے۔

⑫ علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ تابوت میں رکھ دیے گئے' تو میں نے کہا کہ کوئی شخص آپ کے آگے کھڑا نہ ہو' شاید وہی تمہاری امامت کریں جو تمہارے زندہ ومردہ کے امام تھے' لوگ ایک ایک گروہ کر کے داخل ہوتے تھے اور ایک ایک صف کر کے اس طرح آپ پر نماز پڑھتے تھے کہ ان کا کوئی امام نہ تھا' لوگ تکبیر کہہ رہے تھے اور میں رسول اللہ ﷺ کے قریب کھڑا ہوا یہ کہہ رہا تھا:

(سلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبركاته اللّٰهم انا نشهدان قد بلغ ما انزل الله ونصح لامته وجاهد فی سبیل الله حتّٰی اعز الله دینه وتمت كلمته اللّٰهم فاجعلنا ممن یتبع ما انزل الله الیه و ثبتنا بعده واجمع بیننا وبینه).

"اے نبی سلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' اے اللہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ پر جو کچھ نازل کیا گیا وہ آپ نے پہنچا دیا' اور اپنی امت کی خیر خواہی کی' اللہ کے راستے میں یہاں تک جہاد کیا کہ اللہ نے اپنا دین غالب کر دیا اور اس کی بات پوری ہو گئی' اے اللہ ہمیں ان لوگوں میں کر جو لوگ کہ جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا اس کی پیروی کرتے ہیں' آپ کے بعد ہمیں ثابت قدم رکھ اور ہمیں آپ کو جمع کر دے"۔

لوگ آمین آمین کہہ رہے تھے یہاں تک کہ مردوں نے آپ پر نماز پڑھی پھر عورتوں نے اور بچوں نے۔

⑬ عمر بن محمد بن عمرو نے اپنے والد سے روایت کی کہ سب سے پہلے جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے وہ بنی ہاشم تھے' پھر مہاجرین اور انصار' پھر اور لوگ یہاں تک کہ وہ فارغ ہو گئے تو عورتیں اور بچے۔

⑭ جعفر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ پر بغیر امام کے اس طرح نماز پڑھی گئی کہ مسلمان گروہ گروہ ہو کر پاس آتے نماز پڑھتے' جب فارغ ہوتے تو عمر رضی اللہ عنہ ندا دیتے کہ جنازہ اور اہل جنازہ کو چھوڑ دو۔

روضۂ انور (آرام گاہ رسالت مآب ﷺ):

عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کے اصحاب باہم مشورہ کرنے لگے کہ آپ کو کہاں دفن کریں' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ کو وہیں دفن کرو جہاں اللہ نے آپ کو وفات دی' فرش اٹھایا گیا اور آپ اس کے نیچے دفن کیے گئے۔

ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن ویحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب سے مروی ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کہاں دفن

2

جنازہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (مردوں، عورتوں یہاں تک کہ تمام بچوں) نے بھی نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا نماز جنازہ ادا کیا۔

تاریخ ابن خلدون۔ جلد دوم (حصہ اول) صفحہ ۱۷۱

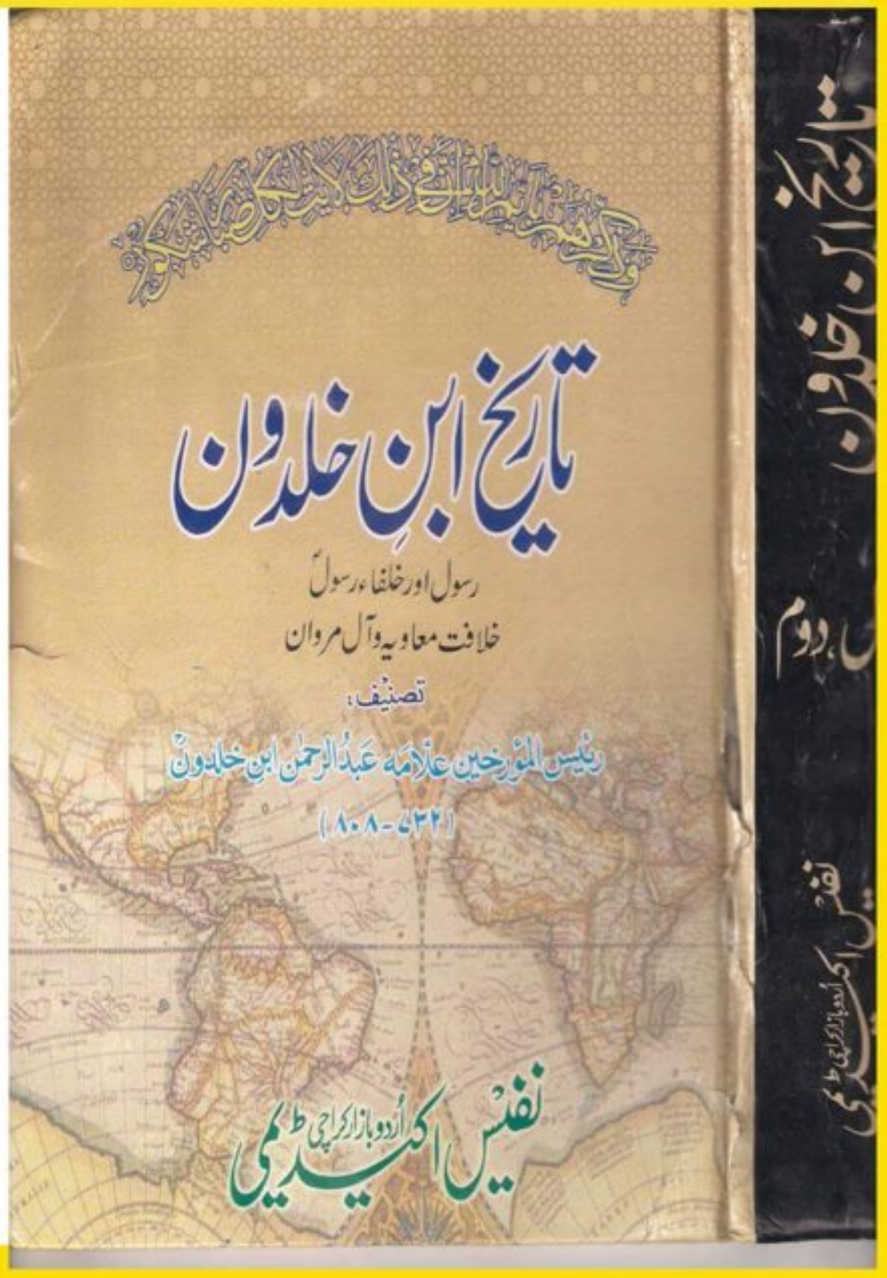

اختلاف ہوا کوئی کہتا تھا کہ لحد (صندوقی) قبر کھودی جائے اور کسی کی رائے بغلی قبر بنانے کی تھی۔ حضرت عباسؓ نے دو شخصوں کو ان دونوں آدمیوں کو بلانے کو بھیجا اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ جو قبر اپنے نبی ﷺ کے لئے پسند کرتا ہو اس کو بھیج۔ پس وہی شخص پہلے آیا جو قبر صندوقی بناتا تھا یعنی ابوطلحہؓ زید بن سہیل یہی اہل مدینہ کی قبر کھودا کرتے تھے۔ چنانچہ نہوں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے صندوقی قبر بنائی۔

جب بروز منگل آپ کی تجہیز سے فراغت ہوئی اور آپ کو آپ کے مکان کے (تخت) پر رکھا۔ تو پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ کے مقامِ دفن میں اختلاف کیا۔ بعض کہتے تھے کہ مسجد مبارک میں دفن کئے جائیں اور بعض کہتے تھے کہ اپنے ہی مکان میں۔ حضرت ابوبکرؓ صدیق نے کہا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے' آپ فرماتے ہیں کہ کسی نبی کی روح نہیں قبض کی گئی مگر وہ وہیں دفن کیا گیا جہاں پر اس کی روح قبض کی گئی ہے۔ لوگوں نے یہ سنتے ہی آپ کے فرش کو (جس پر آپ ﷺ کا انتقال ہوا تھا) اٹھا دیا اور اسی جگہ پر قبر کھود دی گئی۔ اس کے بعد گروہ کے گروہ پہلے مردوں نے' ان کے بعد عورتوں نے' ان کے بعد لڑکوں نے اور پھر غلاموں نے نماز پڑھنی شروع کر دی۔ کوئی کسی کی امامت نہ کرتا تھا۔ پھر آپ نصف شب بدھ کے دن دفن کئے گئے' حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ یہ واقعہ ربیع الاول کی بارہویں شب کا تھا۔ اس حساب سے ہجرت کے دس سال پورے ہو گئے تریسٹھ برس کی عمر میں آپ کا وصال ہوا لیکن بعض پینسٹھ' بعض ساٹھ بھی بتلاتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

RADDE RAFiZiYAT

3

جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (مہاجرین وانصار) خصوصاً سیدنا ابو بکرؓ وسیدنا عمرؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نماز جنازہ ادا کیا۔

لوگ تین دن تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز جنازہ پڑھتے رہے۔ (اور یہی وجہ تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدفین تاخیر سے ہوئی)

تاریخ ابن کثیر (یعنی البدایہ والنہایہ) جلد پنجم صفحہ ۳۶۱

کے بعد لوگ فرداً فرداً جنازہ پڑھیں، اس طرح پوری حدیث کو بیان کیا ہے، جس کی صحت میں اعتراض ہے، جیسا کہ ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں۔ واللہ اعلم

محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ حسین بن عبداللہ بن عبید اللہ بن عباس نے عکرمہ سے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو آدمیوں کو داخل کیا گیا تو انہوں نے امام کے بغیر جماعت کی صورت میں آپ کا جنازہ پڑھا، یہاں تک کہ فارغ ہو گئے، پھر عورتوں کو داخل کیا گیا تو انہوں نے آپ کی نماز جنازہ پڑھی۔ پھر بچوں کو داخل کیا گیا تو انہوں نے آپؐ کی نماز جنازہ پڑھی۔ پھر غلاموں کو داخل کیا گیا تو انھوں نے جماعت کی صورت میں آپ کی نماز جنازہ پڑھی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ پڑھتے ہوئے کسی نے ان کی امامت نہیں کی۔

واقدی بیان کرتا ہے ابی بنی عیاش بن سہل بن سعد نے اپنے باپ اور دادے سے میرے پاس بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن میں لپیٹا گیا تو آپ کو اپنی چارپائی پر رکھا گیا پھر آپ کی قبر کے کنارے پر رکھا گیا پھر لوگ جماعت در جماعت آپ کے پاس آنے لگے اور آپ کا جنازہ پڑھنے میں ان کا کوئی امام نہ تھا، واقدی بیان کرتا ہے کہ موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے مجھ سے بیان کیا کہ مجھے اپنے باپ کی ایک تحریر ملی جس میں یہ لکھا تھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن دیا گیا اور آپ اپنی چارپائی پر پڑھے تھے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما آئے اور ان کے ساتھ انصار و مہاجرین کے اتنے آدمی تھے جو گھر میں سما سکتے تھے ان دونوں حضرات نے کہا، السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ اور انصار مہاجرین نے بھی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی طرح سلام کہا پھر انہوں نے صفیں باندھ لیں اور ان کا کوئی امام نہ تھا اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے جو پہلی صف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے تھے کہا اے اللہ! ہم گواہی دیتے ہیں کہ جو کلام ان پر نازل ہوا تھا انہوں نے پہنچا دیا ہے اور اپنی امت کی خیر خواہی کی ہے اور راہِ خدا میں جہاد کیا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو غالب کیا ہے اور اس کی بات پوری ہوئی ہے اور میں اس کے وحدہٗ لاشریک ہونے پر ایمان لاتا ہوں اے ہمارے معبود ہمیں ان لوگوں میں سے بنا جو اس قول کی پیروی کرنے والے ہیں جو اس پر اترا ہے اور ہمیں یکجا کر دے تاکہ وہ ہمیں پہچان لیں اور ہم ان کے ذریعے پہچان لیں، بلاشبہ وہ مومنین کے ساتھ رؤف ورحیم ہے ہم آپ پر ایمان لانے کا کوئی معاوضہ نہیں چاہتے اور نہ اس کے ذریعے ہم کبھی کوئی قیمت وصول کریں گے اور لوگ آمین آمین کہتے جاتے تھے اور باہر نکلتے جاتے تھے اور دوسرے داخل ہوتے جاتے تھے یہاں تک کہ مردوں نے نماز جنازہ پڑھ لی پھر عورتوں اور بچوں نے پڑھی اور ایک قول یہ بھی ہے کہ انہوں نے سوموار کے دن کے زوال سے لے کر منگل کے دن کے زوال تک آپ کی نماز جنازہ پڑھی اور بعض کا قول ہے کہ وہ تین دن آپ کی نماز جنازہ پڑھتے رہے جیسا کہ اس کی تفصیل عنقریب بیان ہوگی۔ واللہ اعلم

اور یہ بات کہ انہوں نے فرداً فرداً آپ کی نماز جنازہ پڑھی اور ان کا کوئی امام نہ تھا ایک متفقہ بات ہے جس کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا، لیکن اس کی تعلیل میں اختلاف کیا گیا ہے، پس اگر وہ حدیث صحیح ہو جسے ہم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے تو وہ اس بارے میں نص ہوگی اور اس فرمانبرداری کے باب سے ہوگی جس کا مفہوم سمجھنا مشکل ہوتا ہے اور کسی کو یہ

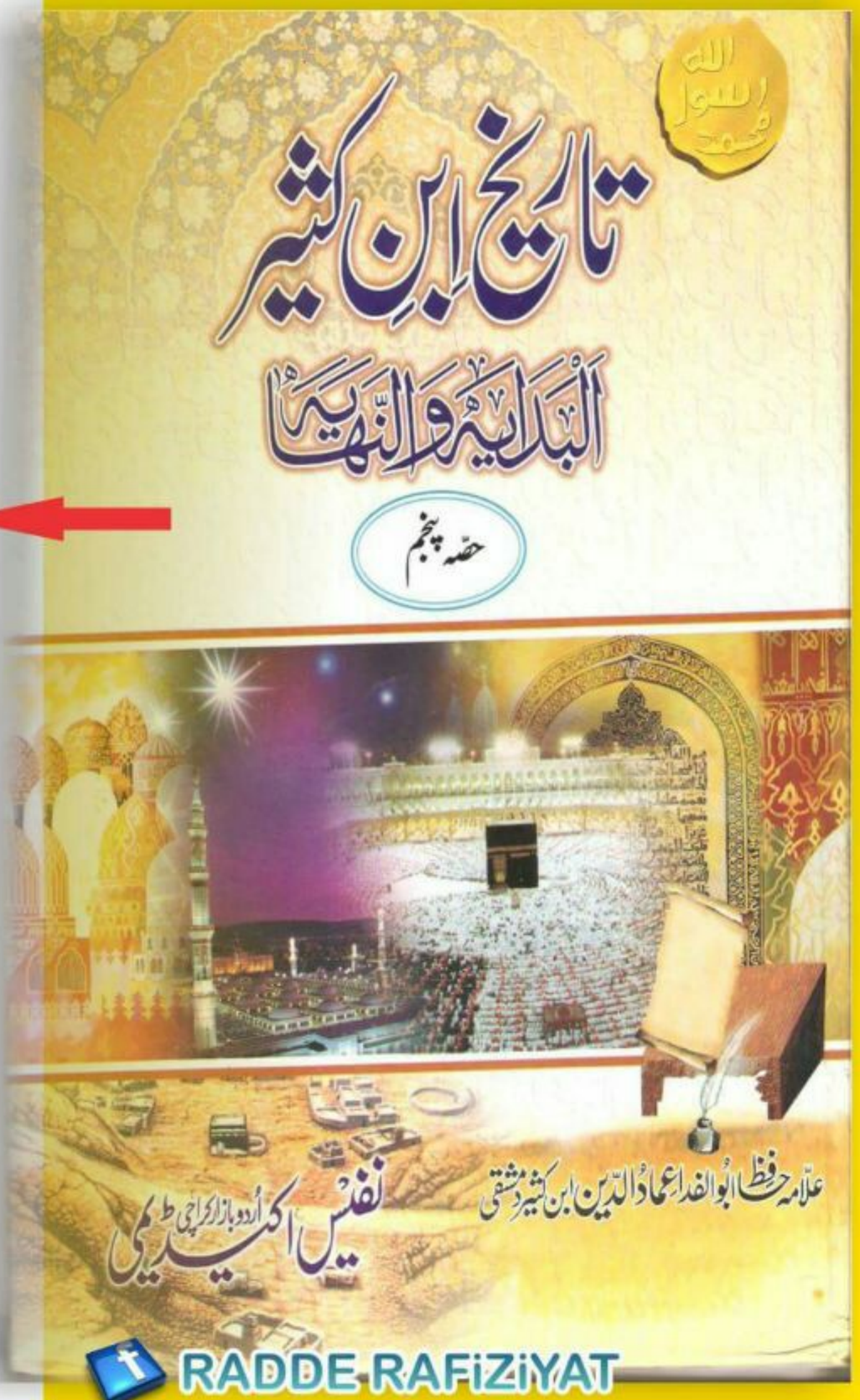

4

جنازہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا جنازہ پڑھا۔

سیرۃ حلبیہ میں بھی واضح لکھا ہوا ہے کہ تمام صحابہ مہاجرین و انصار اور خصوصاً اصحاب ثلاثہؓ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے جنازہ میں شرکت کی۔

حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ نے پہلی صف میں کھڑے ہو کر نماز جنازہ ادا کیا۔

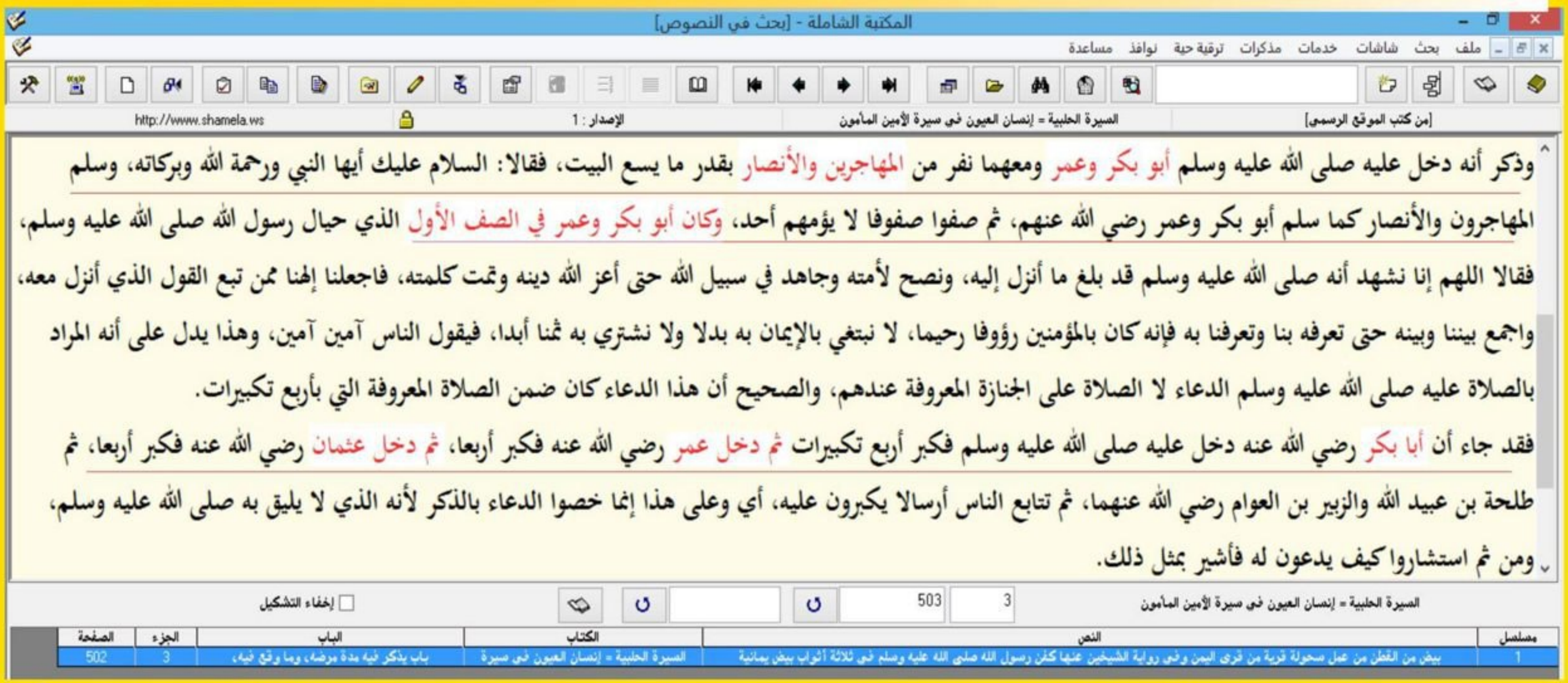

RADDE RAFiZiYAT

جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شیعہ کتاب سے دلیل نمبر۔1

امام باقر رحمہ اللہ کا فرمان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ درود و سلام کی صورت میں تمام اہل مدینہ اور اس کے گرد کے لوگوں نے ادا کیا۔

شیعہ کی بنیادی اور اصول اربعہ کی پہلی کتاب (اصول کافی) سے پہلی حدیث

وضاحت: شیعہ اپنے اماموں کے قول کو بھی حدیث کہتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجت — کتاب الایمان والکفر

ترجمہ اصول کافی جلد سوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و مہتمم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

RADDE RAFIZIYAT

قَالَ لَمَّا غَسَّلَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَكَفَّنَهُ سَجَّاهُ ثُمَّ أَدْخَلَ عَلَيْهِ عَشَرَةً فَدَارُوا حَوْلَهُ ثُمَّ وَقَفَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي وَسَطِهِمْ فَقَالَ : «إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً» فَيَقُولُ الْقَوْمُ كَمَا يَقُولُ حَتَّى صَلَّى عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَأَهْلُ الْعَوَالِي.

۳۵۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ حضرتِ رسولِ خدا پر نمازِ جنازہ کیسے پڑھی۔ فرمایا جب امیر المومنین غسل دے چکے اور کفن دے کر ڈھانپ چکے تو دس آدمیوں کو اندر داخل کیا۔ وہ آنحضرتؐ کے گرد کھڑے ہوئے پھر امیر المومنین نے ان کے بیچ میں کھڑے ہو کر سورۂ احزاب کی یہ آیت پڑھی "بے شک اللہ اور اس کے ملائکہ درود بھیجتے ہیں نبی پر، اے ایمان والو تم بھی درود و سلام بھیجو" سب نے یہ آیت پڑھی۔ اسی طرح پھر اہلِ مدینہ اور اس کے گرد کے لوگوں نے پڑھی۔

توضیح:۔ چونکہ حجرۂ رسولؐ میں زیادہ لوگوں کی گنجائش نہ تھی لہذا دس آدمیوں نے نماز پڑھی۔ سورۂ احزاب کی یہ آیت امیر المومنین نے اول پڑھی بعدہ نماز علیحدہ پڑھی، چونکہ نمازِ میت سے علیحدہ چیز تھی لہذا خصوصیت سے اس کا ذکر کیا گیا۔

٣٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله لِعَلِيٍّ عليه السلام : يَا عَلِيُّ ادْفِنِّي فِي هَذَا الْمَكَانِ وَارْفَعْ قَبْرِي مِنَ الْأَرْضِ أَرْبَعَ أَصَابِعَ وَرُشَّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ.

۳۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے علیؑ سے فرمایا اے علیؑ تم مجھ کو اسی حجرہ میں دفن کرنا اور میری قبر چار انگشت بلند کرنا اور اس پر پانی چھڑکنا۔

٣٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنِ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : أَتَى الْعَبَّاسُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ : يَا عَلِيُّ إِنَّ النَّاسَ قَدِ اجْتَمَعُوا أَنْ يَدْفِنُوا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي بَقِيعِ الْمُصَلَّى وَأَنْ يَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، فَخَرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِلَى النَّاسِ فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله إِمَامٌ حَيّاً وَمَيِّتاً وَقَالَ: إِنِّي أُدْفَنُ فِي الْبُقْعَةِ الَّتِي أُقْبَضُ فِيهَا ، ثُمَّ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَصَلَّى عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ عَشَرَةً عَشَرَةً يُصَلُّونَ عَلَيْهِ ثُمَّ يَخْرُجُونَ .

امام جعفر صادق رحمہ اللہ کا فرمان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ تمام صحابہؓ نے دس دس ادا کیا۔

شیعہ کی بنیادی اور اصول اربعہ کی پہلی کتاب (اصول کافی) سے دوسری حدیث

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عباس نے امیر المومنین سے کہا لوگ اس خیال سے جمع ہوئے ہیں کہ رسول اللہ کو جنت البقیع میں دفن کریں اور ان میں سے کوئی نمازِ جنازہ کی امامت کرے۔ یہ سن کر امیر المومنین باہر آئے اور فرمایا لوگو! رسول اللہ جیسے زندگی میں خلق کے امام تھے مرنے کے بعد بھی ہیں انھوں نے وصیت کی ہے کہ مجھے اسی جگہ دفن کیا جائے جہاں میری روح قبض ہو، پھر آپؐ دروازہ پر کھڑے ہوئے اور نماز جنازہ پڑھی اور لوگوں سے کہا کہ وہ دس دس آئیں اور نمازِ جنازہ پڑھ کر باہر نکل جائیں۔

۳۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَ الْمُهَاجِرُونَ وَ الْأَنْصَارُ فَوْجاً فَوْجاً ، قَالَ : وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ فِي صِحَّتِهِ وَسَلَامَتِهِ: إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَيَّ فِي الصَّلَاةِ عَلَيَّ بَعْدَ قَبْضِ اللهِ لِي: «إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً» . ۵۶/۳۳ احزاب

۳۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب رسولِ خدا کی روح قبض ہوئی تو ملائکہ، مہاجرین اور انصار نے جوق در جوق آنحضرت پر نماز پڑھی امیر المومنین نے فرمایا۔ میں نے آنحضرت سے سنا ہے در آنحالیکہ حضور صحیح وسالم تھے کہ یہ آیت قبض روح کے بعد میری نماز کے متعلق نازل ہوئی ہے ان اللہ وملائکتہ الخ

۳۹ ـ بَعْضُ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ الرَّقِّيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَامَعْنَى السَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمَّا خَلَقَ نَبِيَّهُ وَوَصِيَّهُ وَابْنَتَهُ وَابْنَيْهِ وَجَمِيعَ الْأَئِمَّةِ وَخَلَقَ شِيعَتَهُمْ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ وَأَنْ يَصْبِرُوا وَيُصَابِرُوا وَيُرَابِطُوا وَأَنْ يَتَّقُوا اللهَ وَوَعَدَهُمْ أَنْ يُسَلِّمَ لَهُمُ الْأَرْضَ الْمُبَارَكَةَ وَالْحَرَمَ الْآمِنَ وَأَنْ يُنَزِّلَ لَهُمُ الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ وَيُظْهِرَ لَهُمُ السَّقْفَ الْمَرْفُوعَ وَيُرِيحَهُمْ مِنْ عَدُوِّهِمْ، وَالْأَرْضَ الَّتِي يُبَدِّلُهَا اللهُ مِنَ السَّلَامِ وَيُسَلِّمُ مَا فِيهَا لَهُمْ، لَاشِيَةَ فِيهَا ـ قَالَ: لَاخُصُومَةَ فِيهَا ـ لِعَدُوِّهِمْ وَأَنْ يَكُونَ لَهُمْ فِيهَا مَا يُحِبُّونَ وَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلَى جَمِيعِ الْأَئِمَّةِ وَشِيعَتِهِمُ الْمِيثَاقَ بِذٰلِكَ ؛ وَإِنَّمَا السَّلَامُ عَلَيْهِ تَذْكِرَةُ نَفْسِ الْمِيثَاقِ وَتَجْدِيدُ لَهُ عَلَى اللهِ ، لَعَلَّهُ أَنْ يُعَجِّلَهُ جَلَّ وَعَزَّ وَيُعَجِّلَ السَّلَامَ لَكُمْ بِجَمِيعِ مَافِيهِ .

۳۹۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ السلام علیٰ رسول اللہ کے کیا معنی ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب اپنے نبی اور ان کے وصی اور ان کی بیٹی اور دونوں بیٹوں اور تمام آئمہ اور ان کے شیعوں کو

۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجت کتاب الایمان والکفر

ترجمہ اصول کافی جلد سوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی ومنتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

RADDE RAFiZiYAT

وضاحت: شیعہ اپنے اماموں کے قول کو بھی حدیث کہتے ہیں

امام باقر علیہ السلام کا فرمان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ تمام مہاجرین و انصار نے ادا کیا۔

شیعہ کی بنیادی اور اصول اربعہ کی پہلی کتاب (اصول کافی) سے تیسری حدیث

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عباس نے امیر المومنین سے کہا لوگ اس خیال سے جمع ہوئے ہیں کہ رسول اللہ کو جنت البقیع میں دفن کریں اور ان میں سے کوئی نمازِ جنازہ کی امامت کرے۔ یہ سن کر امیر المومنین باہر آئے اور فرمایا لوگو! رسول اللہ جیسے زندگی میں خلق کے امام تھے مرنے کے بعد بھی ہیں انھوں نے وصیت کی ہے کہ مجھے اسی جگہ دفن کیا جائے جہاں میری روح قبض ہو، پھر آپؐ دروازہ پر کھڑے ہوئے اور نماز جنازہ پڑھی اور لوگوں سے کہا کہ وہ دس دس آئیں اور نمازِ جنازہ پڑھ کر باہر نکل جائیں۔

۳۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَ الْمُهَاجِرُونَ وَ الْأَنْصَارُ فَوْجاً فَوْجاً ، قَالَ : وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ فِي صِحَّتِهِ وَسَلَامَتِهِ: إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَيَّ فِي الصَّلَاةِ عَلَيَّ بَعْدَ قَبْضِ اللهِ لِي: «إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً» . ۵۶/۳۳.احزاب

۳۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب رسولِ خدا کی روح قبض ہوئی تو ملائکہ، مہاجرین اور انصار نے جوق در جوق آنحضرت پر نماز پڑھی امیر المومنین نے فرمایا۔ میں نے آنحضرت سے سنا ہے در آنحالیکہ حضور صحیح وسالم تھے کہ یہ آیت قبض روح کے بعد میری نماز کے متعلق نازل ہوئی ہے ان اللہ وملائکتہ الخ

۳۹ ـ بَعْضُ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ الرَّقِّيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَامَعْنَى السَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمَّا خَلَقَ نَبِيَّهُ وَوَصِيَّهُ وَابْنَتَهُ وَابْنَيْهِ وَجَمِيعَ الْأَئِمَّةِ وَخَلَقَ شِيعَتَهُمْ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ وَأَنْ يَصْبِرُوا وَيُصَابِرُوا وَيُرَابِطُوا وَأَنْ يَتَّقُوا اللهَ وَوَعَدَهُمْ أَنْ يُسَلِّمَ لَهُمُ الْأَرْضَ الْمُبَارَكَةَ وَالْحَرَمَ الْآمِنَ وَأَنْ يُنَزِّلَ لَهُمُ الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ وَيُظْهِرَ لَهُمُ السَّقْفَ الْمَرْفُوعَ وَيُرِيحَهُمْ مِنْ عَدُوِّهِمْ، وَالْأَرْضَ الَّتِي يُبَدِّلُهَا اللهُ مِنَ السَّلَامِ وَيُسَلِّمُ لَهُمْ فِيهَا لَهُمْ، لَاشِيَةَ فِيهَا ـ قَالَ: لَاخُصُومَةَ فِيهَا ـ لِعَدُوِّهِمْ وَأَنْ يَكُونَ لَهُمْ فِيهَا مَا يُحِبُّونَ وَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلَى جَمِيعِ الْأَئِمَّةِ وَشِيعَتِهِمُ الْمِيثَاقَ بِذَلِكَ ؛ وَإِنَّمَا السَّلَامُ عَلَيْهِ تَذْكِرَةُ نَفْسِ الْمِيثَاقِ وَتَجْدِيدٌ لَهُ عَلَى اللهِ ، لَعَلَّهُ أَنْ يُعَجِّلَهُ جَلَّ وَعَزَّ وَيُعَجِّلَ السَّلَامَ لَكُمْ بِجَمِيعِ مَافِيهِ .

۳۹۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا، السلام علیٰ رسول اللہ کے کیا معنی ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب اپنے نبی اور ان کے وصی اور ان کی بیٹی اور دونوں بیٹوں اور تمام آئمہ اور ان کے شیعوں کو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجت — کتاب الایمان والکفر

ترجمہ اصول کافی جلد سوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی ومنتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

RADDE RAFIZIYAT

اصول کافی سے شیعہ امام معصوم محمد باقرؒ کی یہ حدیث رافضیوں کے منہ پر زوردار تھپڑ ہے جو یہ کہتے پھرتے ہیں کہ صحابہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جنازہ نماز نہیں پڑھی۔

8

جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امام باقر علیہ السلام کا فرمان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز جنازہ تمام صحابہؓ نے فوج در فوج ادا کیا۔

شیعہ کی معتبر کتاب ملا باقر مجلسی کی جلاء العیون

ہے میں وہاں دفن ہونگا۔ جہاں میری روح قبض کی جائے۔ اس وقت اس وجہ سے یہ لوگ اپنا کام نکال چکے تھے۔ اس امر میں ہارج اور مانع نہ ہوئے اور کہا۔ جو بہتر جانو وہ کرو جناب امیرؑ دروازے کے آگے کھڑے ہوئے۔ اور حضرت کی نماز پڑھی۔ اور اس کے بعد اصحاب کو اجازت دی۔ دس دس نفر داخل ہوتے اور گرد جنازہ کے کھڑے ہوتے تھے اور جناب امیرؑ ان کے بیچ میں کھڑے ہو کر یہ ایت پڑھتے تھے۔ ان اللہ وملائکتہٗ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اور یہ لوگ بھی یہی ایت پڑھتے تھے اور درود حضرت پر بھیجتے اور باہر جاتے تھے یہاں تک کہ جمیع اہل مدینہ و اطراف مدینہ نے درود بھیجا اور طبرسیؒ نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ دس دس آدمی جاتے اور بغیر امام نماز پڑھتے تھے بروز شنبہ اور شب سہ شنبہ سے صبح تک اور صبح سہ شنبہ سے شام تک یہاں تک کہ جمیع خرد و بزرگ و مرد و زن مدینہ و اطراف مدینہ سب نے اسی طرح حضرت پر نماز پڑھی۔ اور کلینیؒ نے بسند معتبر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت رسولؐ نے انتقال کیا۔ جمیع ملائکہ۔ مہاجرین و انصار فوج فوج آئے اور نماز پڑھنے لگے۔ اب جناب امیرؑ نے فرمایا حضرت رسولؐ نے حالت صحت میں فرمایا۔ کہ آئیہ مذکورہ مجھ پر نماز پڑھنے کے بارہ میں بعد میری رحلت کے نازل ہوا۔ اور طبرسیؒ نے بسند معتبر آنحضرتؐ روایت کی ہے کہ جب جناب امیرؑ نے حضرت کو غسل دیا۔ ایک کپڑا حضرت کے منہ کے اوپر ڈال دیا۔ اور گھر میں لے آیا۔ جو گروہ آتا تھا۔ حضرت کے گرد کھڑا ہو کر درود بھیجتا تھا۔ اور نماز پڑھتا تھا۔ اور پھر باہر چلا جاتا تھا۔ اس کے بعد دوسرا گروہ آتا تھا۔ جب سب نماز سے فارغ ہوئے۔ جناب امیرؑ داخل قبر آنحضرتؐ ہوئے اور فضل بن عباس کو بھی قبر میں لے گئے۔ جب جناب امیرؑ نے حضرت کو ہاتھوں میں لیا۔ کہ قبر میں اتاریں۔ ناگاہ ایک مرد انصاری نے گروہ بنی خیلا سے جس کا نام اوس بن خولی تھا۔ اس نے گھر کے باہر سے دیکھ کر کہا۔ میں تم کو قسم دیتا ہوں ہمارے حق کو قطع اور ہماری خدمت کو فراموش نہ کرو۔ اور ہم کو بھی اس شرف سے بہرہ اندوز کرو۔ یہ سنکر جناب امیرؑ نے اسکو بلایا۔ اور داخل قبر کیا۔ اور وہ شخص جنگ بدر میں حاضر ہوا تھا۔ راوی نے پوچھا۔ جنازہ حضرت کا کس جگہ رکھا تھا۔ جناب امیرؑ نے فرمایا۔ قبر کے پائنتی رکھا تھا۔ اور وہاں سے داخل قبر کیا۔ کتاب احتجاج اور کتاب سلیم بن قیس ہلالی میں سلمان فارسی سے روایت ہے کہ جب جناب امیرؑ غسل و کفن حضرت سے فارغ ہوئے مجھے اور ابوذر۔ مقداد۔ اور فاطمہؑ و حسنینؑ کو گھر میں لے گئے اور آپ آگے کھڑے ہوئے اور میں نے پیچھے صف باندھی اور حضرت پر نماز پڑھی۔ عائشہ وہاں موجود تھی۔ مگر ہمارے نماز پڑھنے سے مطلع نہ ہوئی۔ اس وجہ سے کہ جبرئیلؑ اس کی آنکھیں ڈھانپتے [illegible] نفر کو داخل [illegible] لوگ [illegible] دیکھتے [illegible] کہ مہاجرین و انصار [illegible] روایت ہے [illegible] جب وقت وفات حضرت ہوا۔ جناب امیرؑ کو بلایا۔ اور بہت رازان سے فرمائے۔ پس فرمایا۔ تو میرا

جلاء العیون

جلد اوّل

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر 260756, 269598

امام باقر رحمۃ اللہ کے اس فرمان کے بعد شیعہ ذاکر اپنی قوم کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے

RADDE RAFiZiYAT

9 جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینہ اور اطراف مدینہ کے ہر بزرگ مردوں اور عورتوں نے آنحضرتؐ کی نماز جنازہ پڑھی

دو دن تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز جنازہ ہوتی رہی ◈ شیعہ کتاب سے ثبوت کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز جنازہ حضرت ابو بکرؓ پڑھانا چاہتے تھے

شیعہ مصنف ملا باقر مجلسی کی معتبر کتاب حیات القلوب

علیؑ بن الحسینؑ نے اُن تمام حضرات کو دیکھا کہ آئے ہیں اور تمام اُمور میں مدد کر رہے ہیں۔ جب امام زینؑ العابدین نے رحلت کی امام محمد باقرؑ نے جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، امیرؑ المومنین، امام حسنؑ اور امام حسینؑ کو دیکھا کہ مدد کر رہے تھے اور جبریلؑ و میکائیلؑ اور روحیں اور فرشتے اُن حضراتؑ کی اعانت کر رہے تھے۔ اور جب جناب امام محمد باقرؑ کی وفات ہوئی میں نے دیکھا کہ رسولِ خدا، جناب امیرؑ، حسنؑ و حسینؑ اور امام زین العابدینؑ مدد کر رہے تھے اور فرشتے روحوں کے ساتھ اُن جناب کے غسل و کفن و دفن و نماز میں میری اعانت کر رہے تھے اور یہ حکم تمام ائمہ کے لیئے جاری اور باقی ہے۔ [1]

کلینی اور شیخ طوسی وغیرہ نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ جناب رسولِ خدا کو تین کپڑوں میں کفن دیا ایک سرخ چادر اور دو سفید یمنی کپڑوں کا۔ نیز بسند حسن حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جناب عباسؓ امیرؑ المومنین کی خدمت میں آئے اور کہا کہ لوگوں نے مشورہ کر لیا ہے کہ جناب رسولِ خدا کو بقیع میں دفن کریں گے اور ابوبکرؓ امام بن کر نماز پڑھائیں گے۔ جب اُن حضرتؑ کو یہ معلوم ہوا کہ منافقین فساد پر آمادہ ہیں تو گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ ایہا الناس بیشک رسولِ خدا اپنی حیات اور وفات کے بعد ہمارے امام اور پیشوا تھے حضرتؐ نے خود فرمایا کہ میں اُسی جگہ دفن ہوں گا جہاں میری رُوح قبض کی جائے گی۔ چونکہ غصب خلافت میں اپنا مطلب نکالنا چاہتے تھے اس لیئے اس معاملہ میں لوگوں نے مضائقہ نہیں کیا اور کہا جو کچھ آپ جانتے ہیں کیجیئے۔ غرض اُن حضرتؑ نے آگے کھڑے ہو کر امامت کی اور حضرتؐ پر نماز پڑھائی۔ پھر صحابہ سے فرمایا تو دس دس افراد نے حضرتؐ کے جنازے کی نماز پڑھی۔ پھر امیرؑ المومنین نے اُن کے درمیان کھڑے ہو کر اس آیت کی تلاوت کی:۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (آیت ۵۶ سورۃ احزاب پ ۲۲) یقیناً اللہ اور اُس کے فرشتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی حضرتؐ پر درود اور سلام بھیجتے رہو۔" پھر ان لوگوں نے یہ آیت پڑھی اور حضرت رسولِ خدا پر صلوٰۃ بھیجی اور باہر چلے گئے یہاں تک کہ اہل مدینہ اور مدینہ کے اطراف کے لوگوں نے صلوات بھیجی۔

شیخ طبرسی نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ دس دس افراد داخل ہوتے تھے اور آنحضرتؐ پر بغیر امام کے نماز پڑھتے تھے۔ اسی طرح تمام دن دوشنبہ کا اور سہ شنبہ کی رات صبح تک اور سہ شنبہ کا تمام دن شام تک مدینہ اور اطراف مدینہ کے ہر خورد و بزرگ اور مردوں اور عورتوں نے آنحضرتؐ پر نماز پڑھی۔

کلینی نے بسند معتبر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

[1] مؤلف فرماتے ہیں کہ اُن حدیثوں سے جو گزریں کہ جبریلؑ نے فرمایا کہ آئندہ زمین پر نازل نہ ہوں گا شاید یہ مُراد ہو کہ میں وحی لے کر نازل نہ ہوں گا تاکہ یہ حدیثیں اُن کے برعکس نہ ہوں اور یہ بھی احتمال ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد زمین پر نہ آئے ہوں اور ہوا پر یہ اُمور انجام دیئے ہوں۔ ۱۲ (واللہ تعالیٰ یعلم)

رحلت فرمائی آپ پر تمام فرشتوں نے اور مہاجرین و انصار نے قطار در قطار نماز پڑھی۔ امیرؑ المومنین فرماتے ہیں کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی صحت کی حالت میں فرماتے تھے کہ یہ آیت (اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ الخ) میری وفات کے بعد مجھ پر نماز پڑھنے کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

شیخ طوسی نے اُنہی حضرتؑ سے بسند صحیح روایت کی ہے کہ جب امیرؑ المومنین نے جناب رسولِ خدا کو غسل دیا تو کپڑا آنجنابؐ کے روئے اقدس پر ڈال دیا اور گھر میں چھوڑ دیا۔ تو جو گروہ بھی داخل ہوتا تھا وہ حضرتؐ کے گرد کھڑا ہو کر آپؐ پر صلوات بھیجتا اور حضرتؐ کے لیئے دُعا کرتا اور باہر آجاتا۔ جب سب فارغ ہو چکے تو ا...

جملہ حقوق دائمی بحق ناشر محفوظ

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى

اصطفیٰ

ترجمہ اردو

حیات القلوب

جلد دوم

مؤلفہ:۔ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ:۔ مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزاپوری

RADDE RAFIZIYAT

10

جنازہ رسول اللہ ﷺ

کوئی ایک بھی صحابی رسول اللہ ﷺ کی جنازہ پڑھنے سے نہ رہا۔

حتی لم یبق احد من المهاجرین والانصار الا صلی

تمام (مہاجرین وانصار) صحابہؓ نے رسول اللہ ﷺ کا نماز جنازہ ادا کیا۔

يصلّون على النبيّ يا أيّها الّذين آمنوا صلّوا عليه وسلّموا تسليماً » ، فيقول القوم كما يقول حتّى صلّى عليه أهل المدينة وأهل العوالي .

٣٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطّاب ، عن عليّ بن سيف ، عن أبي المغرا ، عن عقبة بن بشير ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال النبي صلى الله عليه وآله لعليّ عليه السلام : يا عليّ ادفنّي في هذا المكان وارفع قبري من الارض أربع أصابع ورشّ عليه من الماء

٣٧ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ

في الحجرة لا تعلم قد أخذ جبرئيل ببصرها ، ثمّ أدخل عشرة من المهاجرين وعشرة من الانصار فيصلّون ويخرجون حتى لم يبق أحد من المهاجرين والانصار إلاّ صلّى عليه الخبر .

وقال المفيد قدّس سره في الارشاد : فلما فرغ أمير المؤمنين عليه السلام من غسله وتجهيزه تقدّم فصلّى عليه وحده ولم يشركه معه أحد في الصلاة عليه ، وكان المسلمون في المسجد يخوضون فيمن يؤمّهم في الصلاة عليه وأين يدفن ، فخرج اليهم أمير المؤمنين عليه السلام فقال لهم : انّ رسول الله إمامنا حيّاً وميّتاً فيدخل إليه فوج بعد فوج منكم فيصلّون عليه بغير إمام وينصرفون ، وانّ الله تعالى لم يقبض نبيّاً في مكان إلاّ وقد ارتضاه لرمسه فيه وانّي دافنه في حجرته التي قبض فيها فسلم القوم لذلك ورضوا به ، انتهى .

وأقول : الخبر الاوّل أوثق وأوفق .

الحديث السادس والثلاثون : ضعيف .

ويدلّ على استحباب رفع القبر أربع أصابع ، والظاهر أنّها المفرّجات ، ورشّ الماء [1] كما سيأتي في كتاب الجنايز إنشاء الله تعالى .

الحديث السابع والثلاثون : حسن كالصحيح .

والبقيع ، بفتح الباء وكسر القاف الموضع فيه أروم الشجر من ضروب شتّى ،

شیعہ کی معتبر کتاب، اصول کافی کی شرح مراۃ العقول سے ثبوت

مِرْاٰۃُ الْعُقُوْل

فی شرح اخبار آل الرسول

تالیف

العلامۃ شیخ الاسلام المولیٰ محمد باقر المجلسی

تسلاللہ

شرح کتاب الکافی لثقۃ الاسلام الکلینی المتوفی سنۃ ۳۲۸

الجزء الخامس

RADDE RAFiZiYAT

11

جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

""ترجمہ مقبول""

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنازہ مبارک تمام مہاجرین وانصار نے ادا کیا۔

شیعہ کا اردو زبان کا معتبر ترجمہ اور تفسیر ""ترجمہ مقبول""

إِنَّ اللّٰه وَمَلائِكتُه يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ کی تفسیر میں

لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین

انڈکس

یعنی

فہرست مضامین تفسیری مقبول ترجمہ

قرآن مجید

مرتبہ

عالیجناب فضائل مآب مہبط فیوض ربانی۔ دقیقہ شناس رموز قرآنی بکتہ سنج حقائق قرآنی۔ متکلم و مناظر لاثانی حضرت مولانا مولوی حکیم حاجی السید مقبول احمد صاحب قبلہ کربلائی دہلوی علی اللہ مقامہ

باہتمام میسرز صاحب مقبول پریس دہلی

حیدری کتب خانہ — مرزا علی اسٹریٹ، امام باڑہ روڈ بمبئی ۹

ضمیمہ مقبول نوٹ نمبر ۲ — ۴۶۰ — متعلق صفحہ ۶۷۹

نہیں بھیجا۔ پس فرمایا سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ اور فرمایا سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اور فرمایا سَلَامٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ (مگر ان نبیوں کی آل پر سلام نہیں بھیجا۔ یعنی) یہ نہیں فرمایا سَلَامٌ عَلٰی اٰلِ نُوْحٍ اور یہ نہیں فرمایا سَلَامٌ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِیْمَ اور یہ نہیں فرمایا سَلَامٌ عَلٰی اٰلِ مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ۔ البتہ یہ فرمایا ہے سَلَامٌ عَلٰی اٰلِ یَاسِیْنَ یعنی آلِ محمدؐ۔ یہ سُنکر مامون نے کہا مجھے یہ بات معلوم ہوگئی کہ معدنِ نبوت کے سوا اور کوئی شخص قرآن کی تفسیر اور مطالب کو بیان ہی نہیں کرسکتا۔

مقدمہ شرائع الدین میں اُنہی جنابؑ نے یہ بھی تحریر فرمایا کہ جنابِ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہر مقام میں (جب کوئی آنحضرتؐ کا نام لے) اور چھینکنے کے بعد اور آندھیوں وغیرہ کے وقت درود بھیجنا واجب ہے۔

الخصال میں جنابِ امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی یہی حدیث منقول ہے۔

کافی اور من لایحضرہ الفقیہ میں ہے کہ جنابِ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب تم جنابِ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لو یا کوئی دوسرا تمہارے سامنے نام لے یا اذان وغیرہ میں اُن جناب کا نامِ نامی سنو تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ پر درود بھیجو۔

نیز کافی میں اُنہی جنابؑ سے مروی ہے کہ جنابِ سردارِ دو عالم نے وفات پائی تو جوق جوق مہاجرین و انصار اور ملائکہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ پر درود بھیجا۔

جنابِ امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے جنابِ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا اُس وقت جبکہ وہ جناب صحیح وسالم تھے کہ آیتِ درود خداوندِ عالم نے اِس غرض سے نازل فرمائی ہے کہ لوگ میرے انتقال کے بعد بھی مجھ پر برابر درود بھیجتے رہیں۔ اِسی لئے یہ جتلایا کہ اللہ اور اللہ کے فرشتے محمدؐ وآلِ محمدؐ پر برابر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ اور اُسی کتاب میں ایک حدیث مرفوع یہ بھی ہے کہ ایک مرتبہ جناب موسےٰ علیہ السلام نے اپنی مناجات میں جنابِ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا ارشادِ باری ہوا اے فرزندِ عمران! محمدؐ پر درود بھیجو کہ میں بھی اُن پر درود بھیجتا رہتا ہوں اور میرے فرشتے بھی۔

ابو مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے جنابِ امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جو شخص ہر روز نمازِ صبح اور نمازِ مغرب کے بعد زانو بدلنے اور کلام کرنے سے پہلے کہے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ ذُرِّيَّتِهٖ۔ تو خدائے تعالےٰ سو حاجتیں اُس کی برلائیگا۔ ستر دنیا میں اور تیس آخرت میں۔ میں نے عرض کی یا ابن رسولؐ اللہ! صلوٰۃِ خدا اور صلوٰۃِ ملائکہ کے

RADDE RAFiZiYAT

12

جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شیعوں کی بہت ہی معتبر تفسیر، تفسیر الصافی کا عکس جس میں واضح لکھا ہوا ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز جنازہ تمام مہاجرین وانصار نے فوج در فوج ادا کی۔

تفسیر الصافی جلد ۴ صفحہ ۹۰

إِنَّ اللَّه وَمَلائِكتُه يُصَلُّونَ عَلى النَّبِيّ کی تفسیر میں

و في الكافي عنه عليه السلام قال لمّا قبض النبيّ صلّى اللّه عليه و آله صلّت عليه الملائكة و المهاجرون و الأنصار فوجاً فوجاً

اصلًا و عليه اجماع الأمّة فهل عندك في الآل شيء أوضح من هذا في القرآن قال نعم اخبروني عن قول اللّه تعالى يس وَ الْقُرْآنِ الْحَكِيمِ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ عَلى صِراطٍ مُسْتَقِيمٍ فمن عنى بقوله يس قالت العلماء يس محمّد (ص) لم يشكّ فيه احد قال عليه السلام فانّ اللّه اعطى محمداً و آل محمّد من ذلك فضلًا لا يبلغ احدكنه وصفه الا من عقله و ذلك انّ اللّه لم يسلّم على احد الّا على الأنبياء فقال تبارك و تعالى سَلامٌ عَلى نُوحٍ فِي الْعالَمِينَ و قال سَلامٌ عَلى إِبْراهِيمَ و قال سَلامٌ عَلى مُوسى وَ هارُونَ و لم يقل سلام على ال نوح و لم يقل سلام على آل ابراهيم و لم يقل سلام على آل موسى و هرون و قال سَلامٌ عَلى إِلْياسِينَ يعني آل محمد صلوات اللّه عليهم فقال قد علمت انّ في معدن النبوّة شرح هذا و بيانه.

و عنه عليه السلام فيما كتبه في شرايع الدين و الصلاة على النبيّ صلّى اللّه عليه و آله واجبة في كلّ موطن و عند العطاس و الرياح و غير ذلك و في الخصال مثله عن الصادق عليه السلام.

و في الكافي و الفقيه عن الباقر عليه السلام و صلّ على النبيّ كلّما ذكرته او ذكره ذاكر عندك في اذان و غيره.

و في الكافي عنه عليه السلام قال لمّا قبض النبيّ صلّى اللّه عليه و آله صلّت عليه الملائكة و المهاجرون و الأنصار فوجاً فوجاً قال:

و قال امير المؤمنين عليه السلام سمعت رسول اللّه صلّى اللّه عليه و آله يقول في صحّته و سلامته انّما أنزلت هذه الآية في الصلاة عليّ بعد قبض اللّه لي إِنَّ اللَّهَ وَ مَلائِكَتَهُ يُصَلُّونَ الآية و فيه مرفوعاً قال انّ موسى ناجاه اللّه تعالى فقال له في مناجاته و قد ذكر محمداً فصلّ عليه يا ابن عمران فانّي اصلّي عليه و ملائكتي.

و في الاحتجاج من امير المؤمنين عليه السلام لهذه الآية ظاهر و باطن فالظاهر قوله صلّوا عَلَيْهِ و الباطن قوله سَلِّمُوا تَسْلِيماً اي سلّموا لمن وصّاه و استخلفه عليكم فضله و ما عهد به اليه تسليماً قال و هذا ممّا أخبرتك انّه لا يعلم تأويله الّا من لطف حسّه و صفاء ذهنه و صحّ تمييزه.

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ يرتكبون ما يكرهانه من الكفر و المخالفة لَعَنَهُمُ اللَّهُ ابعدهم من رحمته فِي الدُّنْيا وَ الْآخِرَةِ وَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذاباً مُهِيناً يهينهم مع الإهلام القمّي قال نزلت في من غصب امير المؤمنين عليه السلام حقّه و أخذ حقّ فاطمة عليها السلام و أذاها و قد قال رسول اللّه صلّى اللّه عليه و آله من آذاها في حياتي كمن أذاها بعد موتي و من آذاها بعد موتي كمن آذاها في حياتي و من آذاها فقد آذاني و من آذاني فقد آذى اللّه و هو قول اللّه عزّ و جلّ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ و في المجمع عن علي عليه السلام انّه قال و هو أخذ بشعره حدّثني رسول اللّه صلّى اللّه عليه و آله و هو آخذ بشعره فقال من آذى شعرة منك فقد آذاني و من آذاني فقد آذى اللّه و من آذى اللّه فعليه لعنة اللّه.

و في التهذيب عن الصادق عليه السلام قال اخّر رسول اللّه صلّى اللّه عليه و آله ليلة من اللّيالي العشاء الآخرة ما شاء اللّه فجاء عمر فدقّ الباب فقال يا رسول اللّه نام النساء نام الصبيان فخرج رسول اللّه صلّى اللّه عليه و آله فقال ليس لكم ان تؤذوني و لا تأمروني انّما عليكم ان تسمعوا و تطيعوا.

وَ الَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِناتِ بِغَيْرِ ما اكْتَسَبُوا بغير جناية استحقّوا بها فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتاناً وَ إِثْماً مُبِيناً ظاهراً.

يعني علياً و فاطمة عليهما السلام و هي جارية في الناس كلّهم.

و في الكافي عن [illegible] السلام قال إذا كان يوم القيامة نادى منادٍ اين المؤذون لأوليائي فيقوم قوم ليس على وجوههم لحم فيقال هؤلاء

تفسیر الصافی

الجزء الرابع

ملامحسن فیض کاشانی

به کوشش: زهرا خالوئی

RADDE RAFiZiYAT

13

جنازہ رسول اللہ ﷺ

پھر حضرت علیؓ دس دس مہاجرین اور انصار کو حجرۂ مبارکہ میں جنازہ کے لیے داخل کرتے رہے پس وہ لوگ نماز جنازہ پڑھتے اور نکلتے رہے۔

حتیٰ لم یبق من المهاجرین والنصار الا صلی علیه

یہاں تک کہ مہاجرین وانصار میں سے کوئی ایسا نہ رہا جس نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ نہ پڑھا ہو

الحبشية لولا كتاب من الله سبق وعهد من رسول الله تقدَّم لأُريك أينا أضعف ناصراً وأقل عدداً .

ثم التفت إلى أصحابه فقال : انصرفوا رحمكم الله ، فوالله لا دخلت المسجد إلا كما دخل أخواي موسى وهارون ، إذ قال له أصحابه : ﴿ فاذهب أنت وربك فقاتلا إنا هيهنا قاعدون ﴾[1] والله لادخلته إلا لزيارة رسول الله (ص) أو لقضية أقضيها فإنَّه لا يجوز بحجة أقامها رسول الله (ص) أن يترك الناس في حيرة .

وعن عبد الله بن عبد الرَّحمان قال : ثم إنَّ عمر احتزم بأزاره وجعل يطوف بالمدينة وينادي : ألا إنَّ أبا بكر قد بويع له فهلموا إلى البيعة ، فينثال[2] الناس يبايعون ، فعرف أنَّ جماعة في بيوت مستترون ، فكان يقصدهم في جمع كثير ويكبسهم ويحضرهم المسجد فيبايعون حتى إذا مضت أيام أقبل في جمع كثير إلى منزل علي (ع) فطالبه بالخروج فأبى ، فدعا عمر بحطب ونار وقال : والذي نفس عمر بيده ليخرجن أو لأُحرقنَّه على ما فيه . فقيل له : إنَّ فاطمة بنت رسول الله وولد رسول الله وآثار رسول الله (ص) فيه ، وأنكر الناس ذلك من قوله .

فلما عرف انكارهم قال : ما بالكم أتروني فعلت ذلك إنَّما أردت التهويل ، فراسلهم علي أن ليس إلى خروجي حيلة لأنِّي في جمع كتاب الله الذي قد نبذتموه وألهتكم الدنيا عنه ، وقد حلفت أن لا أخرج من بيتي ولا أدع ردائي على عاتقي حتى أجمع القرآن .

قال : وخرجت فاطمة بنت رسول الله (ص) إليهم فوقفت خلف الباب ثم قالت : لا عهد لي بقوم أسوأ محضراً منكم ، تركتم رسول الله (ص) جنازة بين أيدينا وقطعتم أمركم فيما بينكم ولم تؤمِّرونا ولم تروا لنا حقاً ، كأنَّكم لم تعلموا ما قال يوم غدير خم ، والله لقد عقد له يومئذ الولاء ليقطع منكم بذلك منها الرجاء ولكنَّكم قطعتم الأسباب بينكم وبين نبيِّكم ، والله حسيب بيننا وبينكم في الدنيا والآخرة .

وفي رواية سليم بن قيس الهلالي[3] عن سلمان الفارسي رضي الله عنه أنَّه قال : أتيت عليّاً (ع) وهو يغسِّل رسول الله (ص) ، وقد كان أوصى أن لا يغسِّله غير علي (ع) وأخبر أنَّه لا يريد أن يقلب منه عضواً إلا قلب له ، وقد قال أمير المؤمنين (ع) لرسول الله (ص) : من يعينني على غسلك يا رسول الله ؟ قال جبرئيل .

فلما غسَّله وكفَّنه أدخلني وأدخل أبا ذر والمقداد وفاطمة وحسناً وحسيناً (ع) فتقدَّم وصففنا خلفه فصلّى عليه وعائشة في الحجرة لا تعلم قد أخذ جبرئيل ببصرها ثم أدخل عشرة من المهاجرين وعشرة من الأنصار فيصلّون ويخرجون ، حتى لم يبق من المهاجرين والأنصار إلا صلّى عليه .

الاحتجاج

تأليف

أبي منصور أحمد بن علي بن أبي طالب الطبرسي

من علماء القرن السادس

تعليقات وملاحظات

السيد محمد باقر الموسوي الخرسان

الجزء الأول

منشورات

مؤسسة الأعلمي للمطبوعات - مؤسسة أهل البيت (ع)

بيروت - لبنان